ت خ 331
مذاہب الاسلام
مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری
رضا پبلی کیشنز
مین بازار داتا صاحب لاہور

نام کتاب ——— مذاہب الاسلام

نام مصنّف ——— مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری

مقدمہ ——— پروفیسر محمد ایوب قادری

طباعت ——— رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
اگست ۱۹۷۸ء

مطبع ——— مولا والا پرنٹرز لاہور

ناشر ——— رضا پبلی کیشنز۔ لاہور

قیمت : ۶۰ روپے

ضخامت $\frac{20 \times 26}{8}$ صفحات ——— ۸۰۲

رضا پبلی کیشنز

مین بازار، داتا گنج بخش ۔ لاہور

یہ ابن حنفیہ بن حضرت علی بن ابی طالب ہین اُنھون نے اِس مسئلے مین گفتگو کی
لیکن یہ عمل کو ایمان سے خارج نہین کرتے ہین جس طرح کہ اور مرجیہ نے کیا ہے بلکہ
یون کہتے تھے کہ صاحب کبیرہ کافر نہین ہوتا اِس لئے کہ ادا ے طاعات اور ترک
معاصی اصل ایمان سے نہین ہین اِن کے زوال سے ایمان زائل نہین ہوتا ہے
پھر مرجیہ کئی طرح پر ہو گئے۔

قسم اول۔ مرجیۂ خالص یہ قائل صرف ارجا کے ہین اور یہ یونسیہ و عبیدیہ و غسانیہ و ثوبنیہ و مریسیہ ہین۔

قسم دوم۔ مرجیہ قدریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ و قدریہ کے اِن لوگون کے سرگروہ
محمد بن شبیب اور صالحی اور خالدی اور ابو شمر ہین۔

قسم سوم۔ مرجیہ جبریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ و جبریہ کے جیسے جہم بن صفوان۔

قسم چہارم۔ مرجیہ خوارج یہ خوارج بھی ہین اور مرجیہ بھی ہین جیسے ثوبانیہ
شہرستانی نے ملل و نحل مین لکھا ہے کہ مرجیہ نے بعض اُن مسائل مین خوارج کے ساتھ اتفاق
کرلیا ہے جو امامت سے تعلق رکھتے ہین۔ اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ اول موجد ارجا کا بصرے مین
حسان بن بلال بن حارث مزنی ہے اور بعض نے یون ذکر کیا ہے کہ موجد اول ارجا کا
ابو سلت سمان ہے اُسنے ۱۵۲ھ ہجری مین وفات پائی ہے۔

تفصیل مرجیہ خالص کے فرقون کی

پہلا فرقہ یونسیہ ہے یونس بن عمر نمیری کے متبع ہین بعض نسخون مین یونس کے
باپ کا نام عمران لکھا ہے اُسکا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان اللہ کا پہچاننا اور اُسکے سامنے
عاجزی اور ترک گردن کشی اور اُسکی دوستی دل مین رکھنا ہے اور اُن مین سے علیحدہ
ہر خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ پس جس شخص مین یہ تمام خصلتین جمع ہون وہ
مومن ہے اور اُسکو ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی نہ کسی گناہ پر
اُسکو عذاب ہوگا اور نہ کسی طاعت کے ترک کرنے سے سزا پائیگا کیونکہ سوا ے معرفت
الٰہی کے اور طاعات ایمان کے قبیل سے نہین ابلیس اللہ کی وحدانیت کو پہچانتا تھا

مگر بوجہ تکبر اور سرکشی کے کافر ہو گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنی شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافرون سے جس کے دل مین اللہ کی محبت اور خوف بیٹھ گیا اور اُسکے ساتھ دل سے دوستی رکھی اور عاجزی کی بھر اُسنے خدا کے حکم کی تعمیل نکی تو وہ اُس سے گناہگار نہین ہوتا اور اگر اُس سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اُسکے اخلاص و یقین مین فرق نہین آتا اور محبت و اخلاص کی وجہ سے جنت مین جائیگا نہ طاعت و اعمال کے سبب سے۔

دوسرا فرقہ عبیدیہ۔ یہ عبید المکذب کے اصحاب ہین شرح مواقف و ارشاد المسلمین اور میر سید شریف محمد اکبر کے الہامیہ مین مکذب ہی ہے مگر ملل و نحل مین اُسکی جگہ مکتب لکھا ہی انکا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری صفات اُسکی ذات کی غیر ہین اور وہ ذات مقدس آدمی کی صورت پر ہے اور باقی عقائد مین یونسیہ کے ہم مشرب ہین۔

تیسرا فرقہ غسانیہ ہے یہ غسان بن ابان کوفی کے متبع ہین یہ شخص محمد بن حسن شیبانی کا شاگرد تھا اور نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منکر تھا اسکا مذہب ایمان مین یہ تھا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے لیکن کم نہین ہوتا اور یہ کہتا تھا کہ ہر خصلت کا خصال ایمان مین سے بعض ایمان (یعنی حصۂ ایمان و جزو ایمان) نام ہے اور اُس کا یہ اعتقاد بھی تھا کہ ایمان نام ہے خدا اور رسول کی معرفت کا اور اجمالاً اُن چیزون کی معرفت کا جو شارع سے پہونچی ہین اور تفصیل کی ضرورت نہین اور معرفت اجمالی سے مراد یہ ہے کہ اعتقاد رکھے کہ اللہ نے حج فرض کیا ہے مگر یہ معلوم نہین کہ کعبہ کہان ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مکے مین نہو اور کسی جگہ ہو اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا مگر یہ یقین نہین کہ جو محمد مدینے مین تھے وہی محمد ہین یا اُسکے سوا کوئی اور ہین اور سور کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ جس جانور کو عرف مین سور قرار دیکر حرام جانتے ہین یہ وہی ہے یا غیر واضح رہے کہ اِس قول سے مراد غسان کی یہ ہے کہ یہ احکام حقیقت ایمان مین داخل نہین ہین اور کچھ یہ نہین ہے کہ اُسکو ان چیزون کے باب مین شک تھا بلکہ وہ جتاتا ہے کہ اگر مؤمن یہ سمجھ لے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہین یا کوئی اور ہین اور کعبہ یہی ہے یا کوئی اور ہے تو
اُس کے ایمان مین فرق نہین آسکتا کیونکہ ایمان کی حقیقت مین
اُن کو دخل نہین ہے اِن مین شک کرنے سے اور اُنپر اعتماد نرکھنے سے ایمان
باطل نہین ہوتا شرح مواقف مین لکھا ہے کہ غسان اپنے مذہب کے رواج دینے
کے لئے لوگون سے یہ کہا کرتا تھا کہ یہی راے امام ابوحنیفہ کی ہے حالانکہ یہ محض
افترا تھا بلکہ معتزلہ نے بھی امام ابوحنیفہ اور اُنکے تابعین کو مرجیہ کہا ہے اور وجہ شاید
اسکی یہ ہوگی کہ جو لوگ مسئلہ قدر مین معتزلہ سے مخالفت کرتے تھے وہ اُنکو مرجیہ مشہور
کردیتے تھے یا امام صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے اور تصدیق زیادہ
ہوتی ہے نہ کم تو معتزلہ کو اِس سے یہ خیال پیدا ہوگیا ہوگا کہ امام صاحب نے
جو عمل کو حقیقت ایمان سے خارج کردیا ہے تو اُنکے نزدیک مغفرت کے لئے ایمان
کافی ہے اُسکے ہوتے ہوئے کسی عمل مفروضہ کا ترک اور گناہ ضرر نہین کرتا کیونکہ اعمال
ایمان مین داخل نہین بلکہ زمخشری نے بوجہ تعصب مذہب اعتزال و قدر کے سارے
اہل سنت کو کشاف مین مرجیہ و جبریہ کہدیا ہے اسلئے کہ وہ عمل کو حقیقت ایمان مین
داخل نہین کرتے اور نہ یہ کہتے ہین کہ بندہ افعال کا خالق ہے اور یہ صاحب کشاف کی
غلطی ہے اسلئے کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق و اقرار
سے اور عمل سبب ہے کمال ایمان کا نہ یہ کہ ایمان قول ہے بلا عمل پس انکا مذہب
توسط ہے جبر و قدر مین دین خالص مین سید صدیق حسن کہتے ہین کہ یہ قول بھی صحیح
نہین کہ سارے اہل سنت حقیقت ایمان مین عمل کو داخل نہین کرتے اسلئے کہ حنابلہ
و شافعیہ کل اِس بات کے قائل ہین کہ ایمان کی حقیقت مین اعمال داخل ہین
اور یہی راے بعض حنفیہ کی بھی ہے اور یہی قول مالکیہ کا ہے اور اِسی کو معتبر جانا ہی
جیسا کہ مالابدمنہ مین مذکور ہے ہان مشہور یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عمل
ذات ایمان مین داخل نہین مگر یہ ضعیف ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات
مین اسکی تاویل یون کی ہے کہ امام صاحب مجتہد ہین اور مجتہد خطا بھی کرتا ہے اور

صواب پر بھی ہوتا ہے اور خطا پر اسکے لئے ایک اجر ہے جیسا کہ صواب پر دو اجر ملتے ہین
فقیر مولف اِس رسالے کا کہتا ہے کہ جمہور معتزلہ و خوارج کا یہ مذہب ہے کہ عمل بھی
ایمان کا جزاور رکن ہے اور مشہور یہ ہے کہ تمام محدثین شافعیہ و مالکیہ وحنبلیہ کا بھی
یہی مذہب ہے حالانکہ اُن کے اور معتزلہ و خوارج کے مذہب مین بڑا فرق ہے
معتزلہ کے نزدیک تارک طاعات مؤمن نہین رہتا اِس لئے کہ اُن کے نزدیک اعمال
ماہیت ایمان کا جز ہین گو معتزلہ تارک طاعات کو کافر نہین بتاتے مگر مومن بھی نہین
جانتے اور خوارج تارک طاعات کو کافر سمجھتے ہین اور محدثین انکے تارک کو دائرہ ایمان
سے خارج نہین جانتے کیونکہ انکے نزدیک عمل ایمان کامل کی شرط ہے مگر بعض آدمیون
نے جو دیکھا کہ بظاہر محدثین ایمان تصدیق اور اقرار اور عمل کو بتاتے ہین اور احادیث سے
اسکا ثبوت دیتے ہین تو یہ خیال کیا کہ انکا مذہب جمہور اہلِ سُنت کے خلاف ہے اور
فرقۂ معتزلہ و خوارج کے موافق ہے حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے کسی طرح محدثین کے
نزدیک عمل اصل ایمان کی حقیقت مین داخل نہین بلکہ ایمان کامل کی شرط ہے
اور صاحب تصدیق واقرار بوجہ ایمان کامل کے اگرچہ مؤمن ہے لیکن ناقص الایمان ہے
اور ایسے شخص کو مؤمن فاسق کہتے ہین جمہور اہلِ سُنت یعنی اشاعرہ و ماتریدیہ کے
نزدیک اعمال حقیقت ایمان کا نہ جز ہین نہ رکن ہین اور نہ شرط ہین ایمان دوسری
چیز ہے عمل دوسری چیز اور بڑی دلیل اعمال کے ایمان مین داخل نہونے پر یہ ہے
کہ اللہ نے ایمان کو عمل صالح کے ساتھ ذکر کیا ہے چنانچہ سورہ کہف مین ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین اُنکے لئے جنات فردوس مہمانیان ہین
اور معاصی کے ساتھ بھی چنانچہ اِس آیت مین وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
اگر دو فرقے مسلمانون کے آپس مین لڑ پڑین اور دوسری جگہ ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین کچھ ظلم
نہین ملایا اور سورۂ انفال مین ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا یعنی جو لوگ

ایمان لائے اور ہجرت نکی پہلی آیت مین ایمان کو قتال کے ساتھ اور دوسری مین ظلم کے ساتھ جمع کیا ہے اور تیسری مین عدم ہجرت کے ساتھ حالانکہ شئے اپنی ضد یا اپنے جز کی ضد کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان فعل اعضا کا نام نہین ہے اور نہ اعمال نیک اُس مین داخل ہین اور نہ اعمال بد ایمان کے برباد کرنے والے ہین کیونکہ ایمان ضد اور مقابل کفر کے ہے اور عمل نیک مقابل ہے گناہ کے پس اگر عمل ایمان مین داخل ہو تو چاہیئے گناہ کفر ہو جائے حالانکہ یہ بات سب کے نزدیک ہے کہ عبادت اور طاعت نکرنے سے بندہ گناہگار رہتا ہے کافر نہین ہوتا پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ عمل ایمان مین داخل نہین ہے۔

طرفہ یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین مین جہان تہتر فرقون کا ذکر کیا ہے وہان مرجیہ کے بارہ فرقے شمار کئے ہین اُن مین حنفیہ کو بھی مرجیہ کہا ہے ان الفاظ کے ساتھ اما المرجیۃ ففرقہا اثنی عشر فرقۃ الجھمیۃ وفلانۃ وفلانۃ والحنفیۃ واما الحنفیۃ فھم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ الخ مگر اس مین علماے محققین کو کلام ہے یہانتک کہ شیخ القطب عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اِس بات کے قائل ہین کہ اِس عبارت کو معاندین نے غنیہ مین اپنی طرف سے داخل کر دیا ہے بلکہ محققین کو تو اُسمین بھی کلام ہو کہ غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے شیخ عبدالحق دہلوی لکھتے ہین ہرگز ثابت نہ شدہ کہ این از تصنیف آن جناب ست اگرچہ انتساب آن بآن حضرت شہرت دارد ونظر برین کہ شاید دران حرف ازان جناب بود ترجمہ کردم اور غنیہ مین یہ بھی غلط کہا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک ایمان معرفت ہے اسلئے کہ امام صاحب اور تمام حنفیہ نے تصریح کر دی ہے کہ ایمان کی حقیقت تصدیق ہے اور معرفت کا قول کسی سے منقول نہین اور معرفت کے ابطال پر دلیل یہ ہو کہ یہ ایمان کے لغوی معنے کے مغائر ہو جب یہ معنے لئے جائین گے تو نقل لازم آئیگی جو اصطلاح مین اسمے کہتے ہین کہ لفظ کے اصل معنے موضوع لہ بالکل متروک الاستعمال ہو کر دوسرے معنون کے لئے لفظ کا استعمال

کیا جائے ایسے استعمال کو نقل اور لفظ کو منقول کہتے ہین مثلاً کوفتہ کے معنے کوٹے ہوئے کے ہین اب کوفتہ خاص اُن کبابون کو کہتے ہین جو گوشت کو کوٹ پیسکر بنا لیتے ہین اور تصدیق اور معرفت مین بڑا فرق ہے اِس لئے کہ تصدیق کے لئے دل کا قصد اور کسب اور تحصیل شرط ہے اور معرفت کبھی بلا کسب بھی حاصل ہوجاتی ہے مثلاً کسی شخص کی نگاہ بلا ارادہ کسی جسم پر جا پڑے تو اُسے اِس بات کا یقین ہوجائے گا کہ یہ جسم دیوار ہے یا دیوار نہین پتھر ہے یا پتھر بھی نہین درخت ہے وغیرہ وغیرہ پس اگر کوئی مُصَدِّقْ صدق کو اپنے اختیار سے مخبر کی طرف منسوب کردے تو اُسکا نام تصدیق ہوگا اور اگر یہ بات خود بخود اُسکے دل مین آجائے کہ یہ مخبر صادق ہے اور ارادے اور اختیار کو کام مین نہ لایا ہو تو یہ معرفت ہوگی نہ تصدیق۔

بہرصورت امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کو مرجیہ کا ہم اعتقاد خیال کرنا درست نہین اِسلئے کہ ارجاء تو یہ ہے کہ یہ سمجھین کہ عذاب و عقاب اور مواخذہ کسی طرح نہوگا اور ایمان کے ہوتے کوئی گناہ نقصان نہ پہونچا سکیگا سو یہ عقیدہ حنفیہ کا کب ہے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادے مین ہے جسے چاہے معاف کرے جسے چاہے عذاب دے اور گناہگار کے واسطے عذاب بھی ثابت کرتے ہین اور اُس کے ضرر سے خائف رہتے ہین ہان لُطف پر اُنکی نظر بھی ہے اِسلئے جانب معرفت و اُمیدواری کی رعایت رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اللہ چاہے تو بغیر توبہ کے تمام گناہ بخشدے اور فاسق کو دوزخ مین نڈالے امام ابوحنیفہ کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یہ مسئلہ فلان شخص یا فلان فرقے کا ہے وہ اصل حقیقت کو دیکھتے تھے اور مغز سخن کو پہونچتے تھے جب یہ بحث اُنکے سامنے پیش کی گئی تو اُنھون نے علانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جدا گانہ چیزین ہین اور دونون کا حکم مختلف ہے اِسپر بہت لوگون نے اُنکو بھی مرجیہ کہا لیکن وہ ایسا مرجیہ ہونا خود پسند کرتے تھے محدثین اور فقہا مین سے جو لوگ امام صاحب کے ہمزبان تھے اُنکو بھی یہی خطاب عنایت ہوا محدث ابن قتیبہ نے اپنی مشہور اور مستند کتاب المعارف مین مرجیہ کے عنوان سے بہت سے فقہا اور محدثین کے نام گنائے ہین جنمین سے چند یہ ہین

ابراہیم تیمی اور عمرو بن مرہ اور طلق الحبیب اور حماد بن سلیمان اور عبد العزیز بن ابو داؤد
اور خارجہ بن مصعب اور عمر بن قیس الماصر اور ابو معاویۃ الضریر اور یحیی بن زکریا اور سعر
بن کدام حالانکہ اِن مین سے اکثر حدیث و روایت کے امام ہین اور صحیح بخاری و مسلم مین
اِن لوگون کی سیکڑون روایتین موجود ہین نواب صدیق حسن خان وغیرہ جو اسپر
غش ہین کہ امام صاحب کو حضرت پیران پیر نے یا بعض محدثین نے مرجیہ کہا ہے
ابن قتیبہ کی فہرست دیکھتے تو شاید اُنکو ندامت ہوتی اس بحث کے متعلق امام ابوحنیفہ کی
ایک تحریر موجود ہے جس کے طرز استدلال و استنباط نتائج سے امام صاحب کی دقت
نظر کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اصل مسئلے کی حقیقت کھلتی ہے اِسلئے اِس موقع پر ہم
اُسکا حوالہ دینا مناسب سمجھتے ہین یہ تحریر عثمان بتی کے ایک خط کا جواب ہی جو اُنھون نے
امام صاحب کو لکھا تھا عثمان اُس زمانے کے ایک مشہور محدث تھے عام لوگون مین
جب امام ابوحنیفہ کے اِن خیالات کے چرچے ہوئے تو اُنھون نے امام صاحب کو ایک
دوستانہ خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ لوگ آپ کو مرجیہ کہتے ہین اور بیان کرتے ہین
کہ آپ مومن کا گمراہ ہونا جائز قرار دیتے ہین مجھکو اِن باتون کے سُننے سے نہایت رنج
ہوتا ہے کیا یہ باتین صحیح ہین اِس خط کے جواب مین امام صاحب نے ایک طولانی خط
لکھا ہے جسکو قلائد العقیان مین چھٹے باب کے اندر ایک علیحدہ فصل مین پورا نقل کیا ہی
اِسکے فقرے کہین کہین سے ہم انتخاب کرتے ہین حمد و نعت کے بعد عثمان بتی کی دوستانہ
نصیحت اور خیر خواہی کا شکریہ ادا کرکے اصل مضمون اس طرح شروع کیا ہے مین آپکو بتاتا ہون
کہ رسول اللہ کے مبعوث ہونے سے پہلے تمام لوگ مشرک تھے رسول اللہ جب مبعوث
ہوئے تو لوگون کو اِس بات کی طرف دعوت کی کہ خدا کو ایک مانین اور رسول اللہ جو کچھ لائے
اُسکو تسلیم کرین پس جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تھا اور شرک چھوڑ دیتا تھا اُس کی
جان و مال حرام ہوجاتا تھا پھر خاص اُن لوگون کے لئے جو ایمان لاچکے تھے فرائض
کے احکام آئے پس اُسکا پابند ہونا عمل ٹھہرا اور خدا نے اِسی طرف اشارہ کیا ہے
الذین امنوا وعملوا الصالحات ومن یومن باللہ ویعمل صالحا اس قسم کی اور

آیتین ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل کے نہونے سے ایمان جاتا نہین رہتا البتہ اگر
تصدیق و اعتقاد نہو تو مومن کا اطلاق نہین ہو سکتا عمل و تصدیق کا دو جداگانہ چیز ہونا
اُس سے بھی ظاہر ہے کہ تصدیق کے لحاظ سے سب مسلمان برابر ہین لیکن اعمال کے
لحاظ سے مراتب مین فرق ہوتا ہے کیونکہ دین و مذہب سب کا ایک ہی ہے کیونکہ خدا نے
خود کہا ہے شرع لکم من الدین ما وصّی بہ نوحًا والذی اوحینا الیك وما وصّی بہ
ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنے تمھارے لئے اُسی دین کو
مشروع کیا جسکی وصیت نوحؑ کر گئے تھے اور جو تجھپر وحی بھیجی اور جسکی وصیت ابراہیمؑ وموسیٰؑ
وعیسیٰؑ کو کی وہ یہ ہے کہ دین قائم رکھو اور اُسمین متفرق نہو آپکو جاننا چاہئے تصدیق مین
ہدایت اور اعمال مین ہدایت یہ دونون دو چیزین ہین آپ ایک شخص کو جو فرائض سے
ناواقف ہو مومن کہہ سکتے ہین پس ایسا شخص فرائض کے لحاظ سے جاہل اور تصدیق کے
لحاظ سے مومن ہے خود خدا نے قرآن مین یہ اطلاقات کئے ہین کیا آپ اُس شخص کو جو خدا کے
اور رسول خدا کے پہچاننے مین گمراہ ہو اُس شخص کی برابر قرار دینگے جو مومن ہو لیکن
اعمال سے ناواقف ہو خدا نے جہان فرائض بتائے ہین اُس موقع پر ارشاد فرمایا ہے
یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنے خدا نے اسلئے بیان کیا کہ تم گمراہ نہو دوسری آیت مین ہے
ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری یعنی ایک گمراہ ہو تو دوسرا یاد دلادے
حضرت موسیٰؑ کی زبان سے فرمایا فعلتھا اذا وانا من الضالین یعنی جب مین نے وہ
کام کیا تب مین گمراہ تھا اِن آیتون کے علاوہ اور بھی آیتین ہین جو اِس دعوے کے
ثبوت کے لئے دلائل قاطعہ ہین اور حدیثین تو اور بھی واضح اور صاف ہین حضرت عمرؓ
اور حضرت علیؓ امیر المؤمنین کے لقب سے پکارے جاتے تھے تو کیا اِس کے یہ معنے تھے
کہ وہ صرف اُن لوگون کے امیر تھے جو فرائض اور اعمال کے پابند تھے حضرت علیؓ نے
شام والون کو جو اُنسے لڑتے تھے مومن کہا کیا قتل سے بڑھکر کوئی گناہ ہے پھر جو لوگ
قتل کے مرتکب ہوئے کیا آپ قاتلین اور مقتولین دونون کو برسرحق قرار دیتے ہین
اگر آپ صرف ایک کو یعنی حضرت علیؓ اور طرفداران حضرت علیؓ کو برسرحق تسلیم کرینگے

تو دوسرے فریق کو کیا کہین گے اِس سے خوب سمجھ لیجیے اور غور کیجئے میرا یہ قول ہے کہ اہلِ قبلہ سب مؤمن ہین اور فرائض کے ترک سے کافر نہین ہو سکتے جو شخص ایمان کے ساتھ تمام فرائض بجالاتا ہے وہ مؤمن اور جنتی ہے جو ایمان اور اعمال دونون کا تارک ہے وہ کافر اور دوزخی ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اور فرائض اُس سے ترک ہو جاتے ہین وہ مسلمان ضرور ہے لیکن گناہگار مسلمان ہے خدا کو اختیار ہے اُس پر عذاب کرے یا معاف کردے امام صاحب نے جس خوبی سے اِس دعوے کو ثابت کیا ہی انصاف یہ ہے کہ اِس سے بڑھکر نہین ہو سکتا۔

چوتھا فرقہ ثومنیہ ہے یہ لوگ ابو معاذ ثومنی فیلسوف کے متبع ہین اِسکا اعتقاد تھا کہ ایمان عبادت ہے تصدیق اور محبت اور اِخلاص اور اُس چیز کے اقرار سے جسکی پیغمبر خدا نے تبلیغ کی ہے اور اُن سب کے یا بعض کے ترک کرنے سے کافر ہوتا ہے اور کہتا تھا کہ جس معصیت کے کفر ہونے پر اتفاق نہو تو اُسکے کرنے والے کو کافر نکہنا چاہئے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ وہ گناہگار ہو گیا اور فسق کیا اور ترک کرنا نماز کا حلال جانکر کفر ہے اور قضا کی نیت سے ترک کرنا کفر نہین فسق ہے اور یہ سارے خصائل جنکو ایمان کہتے ہین اُن مین سے بعض خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ ہے۔ کہتا تھا کہ کوئی نبی کو مار ڈالے یا اُسکے طپانچہ ماردے تو وہ کافر ہوتا ہے لیکن نہ اِس لئے کہ اُس نے پیغمبر کو قتل کیا یا طپانچہ مارا بلکہ اِس لئے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اور ہتک کیا ہی اور اُس کو دُشمن رکھا ہے۔

پانچوان فرقہ مریسیہ ہے شذورات الذہب مین ابن اہدل سے نقل کیا ہی کہ مریسیہ مرجیہ کا فرقہ بشر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی کی طرف منسوب ہے اور علامہ کفوی نے طبقات حنفیہ مین بشیر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی معتزلی لکھا ہے بعض مؤلفین نے اُسکے فرقے کو معتزلہ مین شمار کیا ہے اُسکا باپ یہودی تھا اور قوم کا رنگریز تھا کوفہ مین رہتا تھا بشر مریسی نے امام اعظم کی صحبت حاصل کی اور اُن سے تھوڑا سا اخذ بھی کیا ہے پھر ابو یوسف تلمیذ امام اعظم کی صحبت اختیار کرکے اُنسے فقہ